

(جو حقوق بحق جعفریہ مالک محسنی نے ستمبر ۲۲۲۶ء لاہور محفوظ ہیں)

آکوش

مُصَفَّہ

شاعر مشہور و معروف فردوسی ہندو دارالعلوم

حسان الہند عالی جناب

چودھری دلو رام صاحب کوثری

جس کی شاعری کی کلی اختیارات پبلشر ملک علم الدین صاحب مودوی
سے زر خرید کر کے

حکیم یحیٰ یحییٰ علی شاہ جیلانی مؤجد برسر شاہی مولف شہزادہ

مالک شاہی کتاب خانہ ۲۱۸۸ جعفریہ مالک محسنی راجستھان ۲۲۲۶

فیض باغ لاہور نے شائع کیا

دی بی بی جلد کم نہ ہوگا

قیمت فی جلد ۵ روپے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ تَسِّرْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

یہ پہلا جام ۱/۲۲

مجھے نعت نے شادابی میں رکھا
 کہ مصروف شیریں بیابانی میں رکھا
 میں لکھتا رہا نعت اور نالہ شب بھر
 قمر کو مری پاس میں رکھا
 نہیں اختیار اب سے ہر گز کوئی
 یہی شمس نے جو انہیں رکھا
 درِ مصطفیٰ کی مے سرگدائی
 تو پھر کیا ہے صاحبِ قرانی میں رکھا
 محمد کو بے سایہ حق نے بنایا
 یہ پہلا نشان نقش ثانی میں رکھا

جو ذرہ اڑا شہ کی گردِ قدم کا
زمانے نے تاج کیانی میں رکھا

نہ کر آفتاب فلک اتنا غرہ
کہ تجھ کو بھی ہے دایرِ فانی میں رکھا
بظہر تو جلتا ہے پر حیف تیرا
نہیں جیت سوزِ نہانی میں رکھا
دیرِ حضرتِ مصطفیٰ مجھ کو بخشا
تجھے منزلِ آسمانی میں رکھا
تو ہے در بدر گردشِ آسمان سے
مجھے حلقہ مہربانی میں رکھا

نہ کر شورائے بے سِلِ گُلِ فسانہ
 ہے کیا تیری اس لہ ترانی میں رکھا
 میں ہوں نعت گو میرا رتبہ بڑ ہے
 نہیں کچھ تری ہم نہ بانی میں رکھا
 خدا نے کئے جبکہ تقسیم رتبے
 تو یوں سب کو پھر قدر دانی میں رکھا
 کہ آدم کو خسر ملائک بنا کر
 انہیں جنتِ جاودانی میں رکھا
 بڑی عسروٹج بنی کو عطا کی
 سلامت جو طوفان سے پانی میں رکھا
 دیا خسر کو چشمہ آبِ حیواں
 براہِ میسم کو باغبانی میں رکھا

دیا حُسنِ بے مثل یوسفؑ کو اُس نے
 سلیمانؑ کو حکمرانی میں رکھا
 دمِ زندگی بخش عیسیٰؑ کو بخشا
 تو موسیٰؑ کو نوشِ لہرِ ترانی میں رکھا
 محمدؐ کو بھیجا جو آخرِ خدا نے
 انہیں رتبہ لامکانی میں رکھا
 مرے مُنہ سے منظور تھی نعتِ حضرت
 مجھے فردِ رطبِ اللسانی میں رکھا

ذرا نقشہٴ نعت کا کر نظارہ
 ہے کیا نقشِ بہزاد و مانی میں رکھا

بہارِ ریاضِ شنائے نبیؐ نے
دہن کو مرے گلِ فشانی میں رکھا

نبیؐ کے ہوئے نعت گو دو برابر
کہ دونوں کو ایک مدحِ خوانی میں لکھا
ہے حسان پہلا تو میں دوسرا مجھوں
نہیں فرقِ اول میں ثانی میں رکھا
خدا نے اُسے سوئی محفلِ عرب کی
مجھے بزمِ مہندوستانی میں رکھا
اُسے سیرِ دکنی و شتِ بیاں کی
مجھے غرقِ بحرِ معانی میں رکھا

عرب میں وہ صحرائے قدرت پہنچا
اُسے ریگ ہی کی روانی میں رکھا
میں کوثر سے پنجاب میں آیا یارو
مجھے حق نے پانی ہی پانی میں رکھا
لکھیں کوثری عمر بھر ہم نے نعتیں
نہ کچھ اور غم زندگانی میں رکھا

دوسرا جام

نئی نعت لکھتوں نیا سال ہے
کہ نوروز سے جی بھی خوشحال ہے

خدا ہے محمد ہے اور آل ہے
 سوا ان کے جو کچھ ہے جنال ہے
 سمندِ قسَم کی دم وصف شاہ
 نئی ہے روش اور نئی چال ہے
 ہے نعتِ نبی ذکرِ پروژہ گار
 کہ یہ تو عملِ حسن اعمال ہے
 نمازوں میں شہ کا تصور ہے
 کہ یہ حال ہے اور وہ قال ہے
 رسائی ہے جس کی در شاہ پر
 وہی صاحبِ جاہ و اقبال ہے
 پیہر کی انگلی کا ہے وہ نشان
 رُخِ مہ پر سجھا ہے خال ہے

ڈروں تیغِ آفت کے کیوں مارے
 کہ نامِ محمد مبریٰ ذوال ہے
 غمِ دین و دنیا مجھے کچھ نہیں
 ثنا خوانِ شہِ فارغِ البال ہے
 نہیں کچھ مرے دل میں جز شوقِ نعت
 کہ ہر حسرت و حسرتِ پامال ہے
 میں غسرت میں لکھتا ہوں نعتِ نبیؐ
 خدائے جہاں کا یہ افضال ہے
 ورقِ چند ہیں نعت کے میرے پاس
 یہی اپنی پونجی یہی مال ہے
 ہے پائے محمدؐ سرِ دتو رام
 یہ نسبت مرے اوج پر دال ہے

مدینے کے آنے لگے خواب روز
میاں کوثر ہی نیک یہ فال ہے

تیسرا جام

ہم مرد ہیں اور عشق ہے مردانہ ہمارا
محبوب الہی سے ہے یارانہ ہمارا
کیا پوچھتے ہو کوثر و فردوس کا قصہ
یہ باغ ہمارا ہے - وہ میخانہ ہمارا
عشر میں بچالیں گے نئی مجھ کو یہ کہہ کر
چھڑو نہ اسے یہ تو ہے دیوانہ ہمارا

کیا اسے فلکِ پیر ترا خوف کریں ہم
 باہر تری گردش سے ہے کاشانہ ہمارا
 کیوں ساقی گردوں تو مری کرتا ہے دہشت
 تجھ سے نہ بھرا جائے گا پیماں ہمارا
 آقا ہے نبیؐ اور علیؑ اپنا ہے مولا
 بتاتا ہوا سناں سے ہے افسانہ ہمارا
 کُنَدن ہے وہی کوثری جو خاک میں دیکے
 اس واسطے ہے بھیں نقیبِ رانہ ہمارا

چوتھا جام

عشقِ محمد ﷺ

تھا مجھے عشقِ محمد جب کہ یہ عالم نہ تھا
 بس خلا ہی تھا خلا تھا نہ تھی آدم نہ تھا
 چاند سورج آسماں تارے نہیں دریائے
 گل نہ تھا گلشن نہ تھا اور قطرہ شبنم نہ تھا
 انقلابِ دہر کا قانون تھا حرفِ فنا
 تھی خوشی معدوم با نکل اور پیدا غم نہ تھا
 دفترِ پیدائش و اموات قطعی بند تھا
 محلِ شادی نہ تھی اور خانہ ماتم نہ تھا

برہم و درہم مرقع تھا جہاں کیج کا
 بادشہ کوئی نہ تھا اور سکہ درہم نہ تھا
 آب و آتش صنعتِ تخلیل میں محلول تھو
 خاک میں یہ خاکساری اور نہوائیں دم نہ تھا
 عاشق و معشوق کا رازِ محبت تھا نہاں
 مولنس و بہم نہ تھا اور آشنا محرم نہ تھا
 کوثری اسوقت بھی تھا مجھ کو عشقِ مصطفیٰ
 اہلِ جہنم جیسے عشقِ ایسا ہی تھا کچھ نہ تھا

پانچواں جام

کوثری تنہا نہیں ہے مصطفیٰ کے ساتھ ہے
 جو نبی کے ساتھ ہے وہ کبریٰ کے ساتھ ہے
 کس لئے پھر دیئے آذاریں اشرارِ قوم
 اُس کا کیا کریں گے جو خیرِ انور کے ساتھ ہے
 کچھ نہیں حسرتِ یدِ بیضا کی مجھ کو اے کلیم
 ہاتھ اپنا دامنِ آلِ عبس کے ساتھ ہے
 انکشافِ مٹھنا پیشِ احد میں کیا کروں
 میثم احمد ہے کہ جو میری دُعا کے ساتھ ہے

سہ دُعا میں میثم دُعا سے مدد مان جاتا ہے۔ میرا تہہ ملنا ہی ہے۔ کہ
 میثم احمد میری دُعا کے ساتھ ہے۔ (کوثری)

رحمۃ للعالمین کے حشر میں معنی کھلے
 خلق ساری شافع روز جزا کے ساتھ ہے
 بے کے دُورِ ام کو حضرت گنجِ بقیت میں جب
 غل ہوا ہندو بھی محبوبِ خدا کے ساتھ ہے

چھٹا جام

ہے ظلمت میں آبِ بقایا محمد
 مدینے میں مجھ کو بلا یا محمد
 ذرا اپنا کو چہ دکھایا محمد
 نہ فرقت میں مجھ کو رُلا یا محمد
 نہ عاشق کو اپنے ستایا محمد

مجھے لوگ کہتے ہیں دیوانہ تیرا
 کہوں اُور کیا ماجرا یا محمّد
 نہ کھدلوں گا برقِ تجلی سے آنکھیں
 تصور ہے تیرا سدا یا محمّد
 خدا تیرا عاشق۔ تو عاشقِ خدا کا
 میں تم دونوں پر ہوں فدا یا محمّد
 خدا کی خدائی میں تجھ سا نہیں ہے
 تو یکتا ہے بعد از خدا یا محمّد
 نہیں بادشاہوں کی کچھ مجھ کو پروا
 ترے در کا ہوں میں گدا یا محمّد
 نہ زندوں سے صحبت نہ زاہد سے غیبت
 میرا حال کیا یہ ہو یا محمّد

تمہاری بدولتِ خدا مجھ کو بختے
 ہو مقبول میری دُعا یا محمد
 ترا کو خری رہتا ہے ہندوؤں میں
 ہے ظلمت میں آبِ بقا یا محمد

ساتواں جام

دل و جاں کا آرام نامِ علی ہے
 رواج سے ہو کام۔ نامِ علی ہے
 دل و جاں کا آرام۔ نامِ علی ہے
 وظیفہ، زاہد کا یہ اسمِ اعظم
 مجاہد کی مصم۔ نامِ علی ہے

اسی نام سے بڑھتا ہے جوش ایماں
 ترقی اسلام - نام علیؑ ہے
 میں سرشار جس سے بزرگانِ ملت
 مے حق کا وہ جام - نام علیؑ ہے
 محبت کو نجات اس سے ہوتی ہو حاصل
 عدو کے لئے دام - نام علیؑ ہے
 بلا ٹل گئی لیتے ہی نامِ حیدر
 کہ راحت کا پیغام - نام علیؑ ہے
 کہوں کوثری کیا میں اس کے فضائل
 خود اللہ کا نام - نام علیؑ ہے

اٹھواں جام

پوچھا جب حق نے کہ تم دنیا میں کیا کرتے رہے
 کہہ دیا ہم نے شنائے مصطفیٰ کرتے رہے
 بند رہتے دین کے کیوں کام بعد از مصطفیٰ
 مشکلیں امت کی حل مشکل کشا کرتے رہے
 کچھ نہ ہاتھ آیا انہیں محنت گئی برباد سب
 جو علیؑ کو چھوڑ کر یادِ خدا کرتے رہے
 کیا دکھائیں گے وہ منہ اپنے بٹی کو شرمیں
 جو کہ آزدہ دل خیر النساء کرتے رہے
 اشتیاق میں اور اہل بیت میں یہ فرق ہے
 وہ جفا کرتے رہے اور یہ دعا کرتے رہے

حضرت شہیدِ دین مصطفیٰ کے نام پر
 صبح سے تا عصر بچوں کو خدا کرتے رہے
 معرفت کہتے ہیں اس کو بھوک و غم میں حسین
 زیرِ نجر بھی مسازِ حق ادا کرتے رہے
 تنگ دستی میں فراخی میں غرض ہر حال میں
 اختیارِ اہل صفِ اصبر و رضا کرتے رہے
 کوٹری پھر قبر میں کیا ہوتی ایذا جبکہ ہم
 عمر بھر ذکرِ شہید کر بلا کرتے رہے

نواں جام

کر لے ہندو بیاں اس طرز سے تو وصف احمد کا
 مسلمان مان جائیں لو ہا سب تیغ مہند کا
 جدا کب لایم دو تو رام بے میم محمد سے
 تعلق سو طرح کا ہے مشد سے مشد کا
 محمد اور دو تو رام میں نقطہ نہیں کوئی
 کہ ہے مداح اور مدوح میں یہ ربط کس حد کا
 کبھی گنگا میں آڈو با کبھی کوثر پہ جا نکلا
 پتہ کچھ بھی نہیں مخصوص درویش مجرّد کا
 یہی ہر چار عنصر کا اشارہ ہے کہ لے رتہ
 مہینے کا بخت کا کربلا کا اور مشہد کا

لکھوں کیا کوثری میں کونسا قصہ ہے اب باقی
محمد جب خدا کا ہے خدا جب ہے محمد کا

دسواں جام

یا علی المرتضیٰ اے راز دانِ مصطفیٰ
مصطفیٰ کے بعد تیرا ہے مکانِ مصطفیٰ
میں کا مولیٰ مصطفیٰ ہے اُس کا مولیٰ تو بھی تو
دوست رکھتے ہیں تجھے سردستانِ مصطفیٰ
شوہر زہرا ہے تو مثل علی مثل علی
تجھ سے قاصد ہے جہاں میں خاندانِ مصطفیٰ

ہے حسنِ نورشید تیرا ہے قمر تیرا حسین
 یہ ہے رُوحِ مُصطفیٰ اور وہ ہے جانِ مُصطفیٰ
 لَمَحْ لَمَحِ لَمَحِ تجھے اکثر محسوس نہ کیا
 نفسِ پیغمبر ہے تو محسبِ بیانِ مُصطفیٰ
 ہے ترا دیدار دیدارِ حبیبِ ذوالجلال
 تیری کرتے ہیں زیارت عاشقانِ مُصطفیٰ
 تو ہے بابِ مُصطفیٰ اور مُصطفیٰ ہے شہرِ علم
 بے ترے کیونکر ملے پھر آستانِ مُصطفیٰ
 کعبۂ ربِ جہاں تیری ولادت گاہ ہے
 پاک اور طاہر ہے تو مثلِ ہاںِ مُصطفیٰ
 نورِ تیرا نورِ احمد۔ نورِ احمد۔ نورِ حق
 شانِ تیری شانِ حق ہی ہے شانِ مُصطفیٰ

بھر گیا سلم لدنی سینہ پر نور میں
 جبکہ تونے مہر میں چوسی بانِ مصطفیٰ
 تجھ سے ائینِ ادب سیکھے ہیں اُس نے قبلِ خلق
 کیوں نہ پھر روح القدس ہو یا سانِ مصطفیٰ
 جس طرح خورشیدِ تاباں سے منور ہے فلک
 اس طرح روشن ہے تجھ سے آسمانِ مصطفیٰ
 حامیِ ملت ہے تو اے خسروِ خیر ممکن
 ہو گئے معرِومِ تجھ سے دشمنانِ مصطفیٰ
 دستِ خیرِ الورا پر سویا تو ہجرت کی شب
 خوف میں تو بن گیا دارالانِ مصطفیٰ
 تیری تیغِ کفر کش اسلام کی پہلی بنا
 تیرا علم پاک ہے فیضِ سانِ مصطفیٰ

اے وہی مصطفیٰ تو سابق الاسلام ہے
 ذاتِ اقدس ہے تری جانِ جہانِ مصطفیٰ
 تیری شمشیرِ دو دم کی آبِ نصرت کیا کہوں
 جس سے ہے سرسبز اب تک بوستانِ مصطفیٰ
 خندق و بدر و اُحد میں تو تنہا لڑا
 تیرا دم گویا تھا اک فوجِ گرانِ مصطفیٰ
 چوم لیتی تھی پھر ہر نصرت پروردگار
 جب اٹھاتا تھا دعا میں تو نشانِ مصطفیٰ
 کوثری کے کام دو ہیں ایک ہو سکیں آں
 ہے شنا خواں تیرا یہ اور مدحِ خوانِ مصطفیٰ

گیارھواں جام شفاعت

جس دم دبایا مجھ کو گناہوں کے بار نے
میں شافع گنہ کو لگا پھر چکا سے
حضرت نے آکے مجھ کو سبکدوش کر دیا
رحمت بڑی کی شافع روزِ ثنائے
دیکھا بنکے جب کہ محضر کا حسن و نور
محبوب اپنا کر لیا پروردگار نے
منکر نکیر کرنے لگے عذر و معذرت
کس کا یہاں ہے نام یہ صاحبِ منزل نے

ہاں ہاں نکل گیا میرے مُنہ سے اُلی کا نام
 مشکل کی میری حل شدہ دُلدُل سوار نے
 دُنیا میں بے شمار خطابات آج تک
 شاہوں سے پائے بعض صغار و کبار نے
 لیکن خطاب مجھ کو ملا سب سے خوب تر
 حسرت بڑی کی جس کی ہر اک شہر پائے
 زندہ خراب ساقی کوثر مجھے کہو
 بخشا ہے یہ خطاب شدہ ذوائفقا نے
 ہے تام دِکُو رام تخلص ہے کوثری
 دیر و حرم کی سیر کی اس خاکسار نے

بارِ حواں جاگ

تسلیح بھی ہے ہاتھ میں اور ذوالفقار بھی

بارہ امام، چار وہ معصوم، پنج تن
 پھر عشرۂ مبشرہ، اور چار یار بھی
 ان سب میں جو شریک ہو وہ ہے علیٰ حفظ
 سب سے جلد ہے اور ہے سب میں شام بھی
 ہجرت کی شب تھا بستر احمد پہ جو خواب
 اک شب میں جانشین بھی بنا جاں نثار بھی
 داماد بھی بنی کا وہ نفسِ نئی بھی ہے
 یہ مسئلہ ہے سہل بھی اور پیچیدہ بھی

مُشکل کشائے خلق ہے اور فاقہ کش ہے وہ
 بے اختیار بھی ہے وہ با اختیار بھی
 مکتا وہ نہ ہیں ہے شجاعت میں فرد ہے
 قہر بھی ہے ہاتھ میں اور ذوالفقار بھی
 اللہ اکبر اُس مرے مولا کی شان پاک
 مزدور بھی ہے اور شہرِ دِلدار بھی
 حُبِ علی سے دِل ہے غنی فقرہ عسریں
 ہے کوثری غریب بھی اور مالدار بھی

رباعی

کیا پہنچا مسیحا جو فلک پر پہنچا
مقصود کو اپنے نہ سکتا پہنچا
اللہ غنی کوثر ہی ایسا چالاک
گنگا سے جو پھسلا لب کوثر پہنچا

ہندو کی بخشش

محشر میں دی فرشتوں نے داور کو یہ خبر
ہندو ہے ایک احمد مرسل کا مدح گر

ہے بہت پرست اگرچہ وہ لیکن بہ نعت و
 احمد کی نعت لکھتا ہے دنیا میں بیشتر
 ہے نام دلو رام شخص ہے کوثری
 ہے جائیں اُس کو غم میں یا جانب بھر
 سنتے ہی یہ ملائکہ سے اک الوکھی بات
 فرمایا ذوالجلال نے جنت ہے اُس کا گھر
 اللہ اکبر احمد مرسل کا یہ لحاظ
 کی حق نے لطف کی سب دنیا پر بھی نظر

ہندو وہی مگر ہوں شناخوان مصطفیٰ

ہندو سمجھ کے مجھ کو جہنم نے دی صدا
 میں پاس جب گیا تو نہ مجھ کو جلا سکا

ہونا کہ تجھ پہ کیوں مری آتش ہوئی حرام
 کیا وجہ تجھ پہ شعلہ جو قابو نہ پاسکا
 کیا نام ہے تو کون ہے نہ ہیبت تیرا کیا
 حیراں ہوں میں عذاب جو تجھ تک جا رہا
 میں نے کہا کہ جائے تعجب فرما نہیں
 واقف نہیں تو میرے دل حق شناس کا
 ہندو سہی۔ مگر ہوں شناسنا خوان مہطنے
 اس واسطے نہ شعلہ ترا مجھ تک آسکا
 ہے نام دُورام تخلص ہے کوثر سی
 اب کیا کہوں بتا دیا ہو کچھ بتا سکا

جنت البقیع

کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے
 بُرجِ فلک ہر ایک منرارِ بقیع ہے
 چھپ جائے عرشِ جس میں وہ دامنِ وسیع ہے
 بارہ سینے سپر بہارِ رزیع ہے
 خلدِ نغم جہاں میں ہی ارضِ پاک ہے
 کحلِ البصر یہیں کی زمانے میں خاک ہے
 مدفون جو یہاں ہے وہ غم سے ہر سنگار
 دوزخ کا کچھ عذاب نہ مرقہ کا ہے فشار
 بر رخ کا ہے زمانہ یہاں موسمِ بہار
 جنت کے نور کا ہے اسی خاک پر قرار

اس سے دکان دُور ہے دُنیا ئے زُلفت کی
 سرحد ملی ہوئی ہے اسی سے بہشت کی
 ہے جنت البقیع کی جنت کو جستجو
 مٹی کے عطر میں بھی فسی ہے یہیں کی بو
 اس خاک پاک کی ہے دو عالم میں آبرو
 زمزم کو اس کی چاہ ہے کوثر کو آرزو
 ذرہ ہے آفتاب اسی ارض پاک کا
 صدق ہے یہ تمام بزرگوں کی خاک
 مٹی میں اس کی مٹی بزرگوں کی ہے
 حرمت ہے اس کی پیش خداوند ایہ
 مشتاق اس کے رہتے ہیں قدسی و
 اس کی ہول کے بھوکے ہیں خلدی و

پڑتی ہے اس پہ چشمِ اُملِ ہیرِ نیل کی
 اس خاک میں مفاہے مئے سبیل کی
 ہے اس زمین کا پیشِ خدا مرتبہ بڑا
 لکھا ہے ایک کا فر صد سالہ ہومرا
 گزرا جنازہ پاس سے اُس شخصِ غیر کا
 خاکِ بقیع اُڑ کے کفن پر گری ذرا
 دوزخ میں خاکِ پاک کا جانا محال تھا
 کافر کا بارِ غلہ بھی پانا محال تھا
 کہتی تھی خاکِ پاک کہ ناجی تو ہو چکا
 کہتا تھا کفر لے کے جہنم میں جاؤں گا
 کفر اور خاکِ پاک میں جھگڑا جو یوں پڑا
 آخر خدا نے لطف سے زندہ لے کیا

آئی ندائے غیب کہ کیا تیج پڑ گیا
 کلمہ تو پڑھ کہ تیرا نصیب آج لڑ گیا
 کلمہ پڑھا نبی کا جو بخشش کی چاہ میں
 تخفیف ہو گئی وہیں جرم و گنا میں
 مقبول ہو گیا وہ حضورِ الہی میں
 رستہ ملا بہشت کا دوزخ کی راہ میں
 اُس کو نہ پھروا ہوئی دنیا ئے نشت کی
 مُند تے ہی آنکھ کھل گئی کھڑکی بہشت کی
 مرنے کے بعد کیا ہوا حق اُس پر نہریں
 آئی بہار اُس کے چمن میں پس از خزاں
 ہے جنت البقیع کی رحمت یہ بے گماں
 ہاں جنت البقیع بھی جنت کا ہے نشان

یہ ارض پاک آفت دُنیائے پاک ہے
 کیونکہ نہ پاک ہو کہ بزرگوں کی خاک ہے
 ہے جنت البقیع بزرگوں کی یادگار
 ہیں اہل بیت پاک کے اکثر یہیں مزار
 قبر جناب فاطمہ زہرا کے میں نثار
 جس پر ہے اُس کے فضل و فضائل کا انحصار
 شامل جو اس میں خاک ہوا آلِ رسول کی
 اس واسطے خدا نے یہ حرمت قبول کی
 قبر حُسنِ یہیں ہے نہیں اس میں کچھ کلام
 زین العبا کا بعد قضا ہے یہیں قیام
 مدفون یہاں ہیں باقر و جعفر سے بھی امام
 کچھ اور بھی ہیں تربت ساداتِ نیکنام

اصحابِ معظفے بھی یہاں دفن چند میں
 قبروں سے جن کی اس کے مراتب بلند ہیں
 کہتے ہیں سیدہ کا یہاں ہے جہاں مزار
 کریمی و عرش اُس کی فضیلت پہ ہیں نثار
 میدانِ حشر ہوگا اسی جا سے آشکار
 نیچے گاہاں پہ تختِ خداوندِ روزگار
 دربارِ ذوالجلال مقامِ بیق ہے
 کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے
 سب کچھ یہ فاطمہ کا تصدق ہے بے گماں
 ورنہ کبھی تھے اس پہ مزار یہودیاں
 قبرِ جنابِ فاطمہ کے چند میں نشان
 جن میں سے اس جگہ بھی علامت کچھ عیاں

اغلب یہی ہے قبر یہیں ہی بتوں کی
 یا پاس ہے رسول کے بیٹی رسول کی
 کیا نصبتہ الرسول کی شانِ جمیل ہے
 بابا رسول پاک ہے دادا غلیل ہے
 عیسیٰ بھی ایک اُن کی شفا کا عیل ہے
 رکھ اعتقاد کیوں تجھے فکر دلیل ہے
 نورِ دل فلک درِ زہرا کی خاک ہے
 پڑھنا درود اس پر خداوندِ پاک ہے
 تقطیع شعر میں تجھے ہر دم یہی ہو دھن
 مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
 شاہوں کے وصف و ذکر میں کھوتا ہر کون
 ہاں آلِ مصطفیٰ کے مناقب ذرا تو سن

پایا وہ کس نے پایا ہو پایہ بتول نے
 فرمایا کس کو اُمّ ابیہما رسول نے
 حقا بہارِ بارغِ نبوت ہے فاطمہؑ
 زینتِ وہ مقامِ امامت ہے فاطمہؑ
 کوثر ہے جس کی کسر وہ کثرت ہے فاطمہؑ
 نقد بہائے خلعتِ وحدت ہے فاطمہؑ
 توحیدِ کردگار جنابِ بتول ہے
 اصلِ فروع اور وہ فرعِ اصول ہے
 معصومہؑ ہے کہ حرمتِ تو لب ہے فاطمہؑ
 دُنیا میں شاہزادی دُنیا ہے فاطمہؑ
 خاتونِ خلدِ مریم کبرا ہے فاطمہؑ
 صدیقہؑ ہے بتول ہے زہرا ہے فاطمہؑ

سب عورتوں میں ایسی فضیلت کسی کی ہے
 بیٹی نبی کی اور وہ زوجہ عی کی ہے
 اُمّ الحسن ہے مادرِ شبیر خوش شمار
 القصد وہ ہے جدہ ساداتِ باوقار
 کیا مجھ سے اب فضائل زہرا کا ہو شمار
 خوش جس سے فاطمہ ہے خوش اُس سے ہے کردگار
 بندی بھی ہے خدا کی وہ نورِ خدا بھی ہے
 وہ اشرف النساء بھی ہے خیر النساء بھی ہے
 بابا ہے وہ کہ ختمِ رسل جس کا ہے لقب
 شوہرِ امام بہر دو سہل سیدِ العرب
 بیٹے حسن حسین ہیں خادم ہیں جن کے سب
 جز کارِ خیر جن کو نہ دُنیا میں تھی طلب

شوہر سخی ہے خود بھی سخی ہو پس سخی
 واند فاطمہ کا ہے سب گھر کا گھر سخی
 آئی ہے کس کو چادرِ تطہیر یہ کہو
 عفت کا ملک کس کی ہے جاگیر یہ کہو
 منظور حق کو کس کی ہے توقیر یہ کہو
 بیٹے ہیں کس کے شبیر و شبیر یہ کہو
 تکریم کس کی گھوٹیں جناب علیؑ نے کی
 تعظیم کس کی برسرِ منبر نبیؐ نے کی
 لکھا ہے یہ کہ جمع تھے اصحابِ باوقا
 وحیِ خدا سناتے تھے منبر پر مصطفیٰ
 سن تین سال کا تھا جنابِ بتولؑ کا
 مسجد میں کھلتی ہوئی آئی وہ باصفا

بیٹی کو آپ دیکھ کے شادال بٹھے ہوئے
 تعظیمِ فاطمہؑ کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے
 اصحاب نے جو دیکھا یہ اُلفت کا ماجرا
 کی عرض - یا نبیؐ ہمیں حیرت ہوئی سوا
 ابداع چھوڑ کر اَدبِ فاطمہؑ کیسا
 گبر و یہود طعن کریں گے - یہ برما
 بے چین اس قدر ہے جو بچوں کے پیار میں
 تین گھنٹے کا وہ کیسا روز گاریں
 یہ سُنکے دُرفشاں ہوئے یوں دُشادیں
 بیٹی سمجھ کے اپنی میں ہرگز اُٹھا نہیں
 توحید و الجلال ہے زُہراؑ یہ بالیقین
 وحدت کا پاس کرنا ہے اک فرضِ مسلمیں

توحید حق کا دل پر اثر شب بڑا ہوا
 احکام وحی چھوڑ کے میں اُٹھ کھڑا ہوا
 پیدا بزرگ ہوں گے وہ بطن بتوں سے
 دنیا کو پاک صاف کریں گے جہوں سے
 ماہر وہ ہوں گے جملہ فروع و اصول سے
 کام اُن کو ہو گا دین خدا و رسول سے
 سر کو کٹائے دین کو قائم کریں گے وہ
 اور بھوکے پیاسے راہِ خدا میں گینگے وہ
 یہ رمزِ مَن کے ہو گئے اصحابِ مطہَّین
 پڑھنے لگے درودِ جو ان اور سب مَن
 کہتے تھے بار بار یہی تُو ر و انس و جن
 صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

یہ جس کی ہے ثنا وہ سُہر و بقیع ہے
 کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے
 ہو گا جو روزِ حشر زمانہ میں آشکار
 سب کو ملے گا حکمِ خداوندِ روزگار
 سب اپنی اپنی آنکھیں کریں بند ایک بار
 اٹھتی ہے اپنی قبر سے زہلے باوقار
 جب تک نہ یہ بہشت میں پہنچے بقیع ہی
 کھولے : کوئی آنکھ شریف و دخیع ہی
 القمۃ اٹھ کے فاطمہ اپنے مزار سے
 یوں پھر کرے گی عرض وہ پُر دگار سے
 بہتر بقیع مجھ کو ہے باغ و بہار سے
 محفوظ یاں رہی ہوں عذابِ فتنہ سے

چھوڑونگی میں اسکو مجھے اس سے پیار ہے
 آئندہ تو خدا ہے تجھے اختیار ہے
 فرمائے گا خدا تیری عرضی قبول کی
 بیٹی ہے تو ہمارے محمد رسول کی
 پھر حکم حق یہ ہو گا نہیں بات طول کی
 جنت ملے بقع سے خاطر قبول کی
 تختہ ریاض خلد کا ارض بقع ہے
 کیا جنت البقیع کی شان رفیع ہے

حال دل مسرور حصار اسلام
 مسلم کو ہوا طور حصار اسلام
 احمد سا ہوا اس کا مددگار و مدد
 کس طرح ہو محصور حصار اسلام

شش جہت میں کچم اسلام لہرائیگا پھر

کوئی دن میں دورِ دین مُنَظَّفے آئے گا پھر
 شش جہت میں پرچم اسلام لہرائے گا پھر
 ملتِ بیضی کی پھر پھینے گی ہر سُوروشی
 شعلہٴ ادیانِ کُفر و شرک بجھ جائے گا پھر

مہدی آخر زماں نہ رائیں گے آخر ظہور
 صورتِ دجال مُنہ کی ہر عد و کھائے گا پھر
 شرک پر توحید غالب یک بیک آجائیں گی
 کفر پر ایمان فتحِ آخری پائے گا پھر
 ہر طرف ہو جائے گا سارا اندھیرا کفر کا
 آفتابِ دینِ داوڑ جلوہ دکھائے گا پھر
 ہر طرف امن و امان ہوگا جہاں بینک ماں
 ظلم و طغیاں کا نشاناں فی الفور مٹ جائیگا پھر
 خلق میں خیر القروں کا پھر زمانہ آئے گا
 مطمئن ہر شخص ہوگا اور نہ گھبرائے گا پھر
 ظالموں کو مہدی آخر زماں دینگے سزا
 داد ہر مظلوم دے کس بیگیاں پائے گا پھر

پھرتی پھر کے پھیر میں پھروایا ہم کو کس قدر
کوثری جی اس کے دم میں کون اب ایسا پھر

عیسیتِ اُتوت

نبی نے یہ فرمایا بالائے منبر
مسلمان۔ مسلمان کو بھائی بنائے
اُتوت کا صیغہ پڑھے ہر مسلمان
کہ نفرت گھٹائے محبت بڑھائے
مسلمان یوں تو ہیں آپس میں بھائی
یہ ہر اک اُتوت کا صیغہ پڑھائے

اتوت کا سینہ پڑھو تاکہ ہر اک
 بہشت بریں بعد مرنے کے پائے
 اگر ایک بھائی ہو دوسرے کے لائق
 اُسے دوسرا خلد میں لے کے چلائے
 اتوت میں ہیں سینکڑوں قائمے بس
 کہ باہم اتوت دونوں کو ملائے
 یہ منکرِ نحاش بنے بھائی بھائی
 وہ اپنے ہوئے جو تھے پہلے پرچائے
 ابو یکر بھائی عمر کے بنے تھے
 ابو ذر کے مسلمان بھائی کہلائے
 بنے عبدالرحمان و عثمان بھائی
 کہ مقداد و عمار کو دل سے بھلائے

فرض سب صحابہؓ نے پھر پیروی کی
 اخوت کے چرچے سنے اور سنائے
 نبیؐ نے بھی بھائی علیؓ کو بنا کر
 طریقے اخوت کے سب کو بتائے

بنو بھائی بھائی مسلمانو! تم بھی
 محبت کا تم کو مزا تا کہ آئے
 اخوت میں اسلام کی ہے ترقی
 اخوت جہنم سے بے شک بچائے
 رکھو یاد رسم اخوت نبیؐ کی
 بھوٹے سے کوئی بھی بھوٹے بھلائے

رکھو یا دھو دے یہی کٹری کا
مسلمان مسلمان کو بھائی بنائے

قوتِ ایمان

تھا کوئی اسلامیوں میں ایک شاہِ حق شناس
پڑھ کر اس پر کئے دشمنِ بیشمار بے قیاس
شکرِ اسلام کم تھا شکرِ اعدا کثیر
فتح و نصرت کی بظاہر موتوں کو تھی نہ اس
مشورہ باہم یہی ارکانِ دولت نے کیا
اب اطاعت کے سوا کوئی نہیں تدبیر اس

سُنکے جاسو سوئے اہل کیں کا سامانِ حرب
غازیانِ دیں کے دل پر چھا گیا الہ بریاس

شاہِ نصرت کام نے بیدل جو دیکھا فوج کو
شہر سے نکلا بدل کر وہ فقیرانہ لباس
دل میں کہتا تھا کہ دیکھیں کس قدر مسکوک ہے
آج کل آپس میں قومِ اشرفِ مخلوق ٹھاس
امتحانِ قوم جو منظور تھا ازراہِ درد
ایک قریہ میں گیا پہننے ہوئے سلطانِ پلاس
اہلِ عالم پر تھا عالمِ خواب کا چھایا ہوا
وقتِ آدمی رات کا تھا اور نہ تھا اُداس

دس کے دستک ایک رپر وہ شہید بخت
 یوں پکارا کھولے دروازہ لے کر وہ اس
 لے انی لے صاحب خانہ ہو تم پر صد سلام
 آئیے باہر مری کچھ آپ سے پہلے التماس

صاحب خانہ زلیں تھا صاحب ایمان دین
 تھا مسلمان اور اُس کو قوم مسلم کا تھا پاس
 دختر و شمشیر و اسپ و زیور و نقد و طعام
 الغرض سب کچھ وہ لیکر آیا جو تھا اُس کے پاس
 اُس کی زوجہ بھی چلی شوہر کے پیچھے اس طرح
 تھا چراغ ایک ہاتھ میں اور دوسریں تھا گلاس

ہو گیا مبہوت سلطان دیکھ کر یہ ماجرا
 رہ گیا بس دم بخود اور اڑ گئے ہوش و حواس
 کچھ نہ آیا جب سمجھ میں یوں اس سلطان کا مخی
 ہے مجھے تیرے ارادے پر سفر کا التباں

گھر کے مالک نے کہا تو نے صدا مجھ کو جودی
 تیرے نطق کا نشان ہو آئی بارغ دیں کی بس
 ہے کوئی مرد مسلمان گردش گردوں سے تنگ
 تیرے نثر گفت گو سے یہ کیا میں نے قیاس
 تیرے بے وقت آنے کو سمجھا میں اہل اعتبار
 اس لئے لایا ہوں میں سامان حفظ و احتباس

ہے یہی قرآن و ملت ہے یہی ایمان دیں
 کام آئے بھائی کے بھائی بوقتِ پنجویں
 تجھ کو زندگی ہے اگر حاجت تو حاضر ہے یہ نقد
 ہے اگر عریانی تن۔ تجھ کو بنوادوں لباس
 بھوک سے تکلیف ہو تو حاضر حاضر ہے یہ
 چھپے پانی بھی اسے بھائی اگر غالب ہو پائیں
 ہے تجھ سے اگر رحمت تو پھر ہے آج سے
 میری بیٹی تیری زوجہ۔ میری زوجہ تیری ساس
 درپے آزار کوئی ہے تو اسے کہہ دیتا
 تیرے دشمن سے لڑوں میں سے خطر من فرماں
 دیکھ کر اس کی اخوت شہ نے دل میں کہا
 ہے ابھی اقبال باقی کچھ نہیں خوف و ہراس

کھول کر دل دشمنوں سے پھر لڑا وہ تاجدار
 فتح پا کر رات دن کرتا رہا شکرو سپاس
 غازیوں نے کی صفائی دشمنوں کی اس طرح
 کوثری بھوکے مویشی جس طرح چیر چٹا لگاتا

دل سے خطاب

اے دل تا باقیبت اندیش مستی تو نہ کر
 چند روزہ زندگی ہے زُعم ہستی تو نہ کر
 تیرے بھی پھر جائینگے دن ایک دن اے ہوشمند
 کام کر کچھ اور فکر اوج و پستی تو نہ کر

جب کہیں کرنے لگا تو بہ تو ساقی نے کہا
 ترک زندی سے شرابِ نابِ مستی تو نہ کر
 کوثری حد سے نہ بڑھ حبِ رسول اللہ میں
 بت پرستی چھوڑ کر آدم پرستی تو نہ کر

قطعہ لاجواب

اک شخص نے علیؑ دلی سے یہ عرض کی
 اے نائبِ رسولِ خدا دامِ ظلم تکم
 بوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ میں چین تھا
 عثمانؓ کے بھی عہد میں لبریز تھا یہ حم

کیوں آپ ہی کے دور میں جھگڑا میرا پڑ گئے
 میری تو عقل ہو گئی اس مسئلہ میں گم
 کہنے لگے ہے یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات
 اُن کے مشیر ہم تھے ہمارے مشیر ہم

آسانی اسلام

مشہور مصطفیٰ کا مؤذن بلالؓ تھا
 جس کو اذان دینے میں حاصل کمال تھا
 لیکن ادا وہ شین کو کرتا تو کس طرح
 اہل حبش سے لحن عرب کا محال تھا

تنہی زبان سے شین کو کہتا تھا سین وہ
 گویا کلیم عسروہ نکنت مقال تھا
 کرتے تھے روز اہل عرب نکتہ چینیاں
 جن کو بلالؓ سُنکے حنین تھا نڈھال تھا
 فرمایا ایک روز یہ اُمّی خطاب نے
 جو جامع صفات و ہمایوں خصال تھا
 منظور اسعہد ہی ہے ہم کو بلالؓ کا
 یہ سُننے ہی بلالؓ کا زائل ملال تھا
 اسلام کی سہولت و وسعت پہ غور کر
 کیا لطفِ مصطفیٰ کریم ذوالجلال تھا
 احکامِ شریع پاک گوارا تھے اسقد
 شیدا ہر ایک غیر بھی ہر ماہ و سال تھا

شاہی جہتیں علمی و خیر کے متکاخی میں تو کمال

مرشد مولانا محمد سعید باقم علی شاہ صاحب دیوانی مولود سرور شاہی جو بڑا ملک کتب خانہ بنی، غیب جیانی فیض مارا،
جس کے متعلق مندرجہ ذیل علماء و دین خواہیں حق سے حق راہ و تقریر پر نور و سنا دشیں فرمائی ہیں۔

اساتذہ کرامی علماء کرام

۱) عالیجناب خیر الاسلام سرکار شریعت دار مولانا سید کلب حسین صاحب جہتہ العروہ
الزمانہ مکہ مکرمہ۔

۲) عالیجناب خیر السلام سرکار شریعت دار مولانا سید علی محمد جہتہ العروہ الزمان مکہ مکرمہ۔

۳) رئیس الخطاط جناب مولانا حافظ کفایت حسین صاحب بیلہ۔

۴) رئیس الخطاط جناب مولانا حافظ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب بیلہ۔

۵) جناب مولانا مولوی برکت علی صاحب جعفری گومرا والا۔

۶) جناب مولانا مولوی بشیر الماتت مولانا محمد بشیر صاحب قندہار تاج ٹیکسٹا۔

۷) عالیجناب مولانا خواجہ محمد لطیف صاحب جہتہ العروہ اسی۔

۸) عالیجناب استور جناب قندہار کے نور محمد سید ذی السنہ قندہار (۱) عالیجناب مولانا مولوی

سید محمد صاحب قندہار غلیب اعظم قندہار۔ (۲) عالیجناب سید ابو الغفرین مولانا سید ابرہیم صاحب

قندہار قندہار (۳) عالیجناب بشیر جناب مولانا مولوی مرزا احمد علی صاحب بیلہ بیلہ (۴) عالیجناب

مکمل علماء مولانا بنو محمد خان صاحب مکمل قندہار (۵) عالیجناب جتہ الاسلام سرکار شریعت

دار مولانا سید علی الخاوری صاحب۔

مندرجہ بالا حضرات گرامی کے علاوہ بشا اساتذہ تقریبی خطوط ارسال کئے ہیں۔ تم و بزرگوارانہ فرمایا بشا

پانچ بجایا گیا ۲۱/۲۲ قیامت فی جہر رازی، درجہ شریعت دار، درجہ شریعت دار، درجہ شریعت دار

دشمن دشمنی شہی جہتیں علمی و خیر کے متکاخی میں تو کمال۔

جعفر بیگ بخاری کی نادر و نایاب کتب

مجموعہ کلام اہل بیت علیہم السلام شعر و کلام

مولفہ و مرتبہ سید باشم علی شاہ صاحب جیلانی مؤلف شاہی جہتہری لایوڑ میں منہ میں و درویشوں کے بزرگان دین و علماء کرام کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام در شان محمد و آل محمد کے حق کے لئے ہیں۔ کتاب کیا ہے۔ موشن کیلئے قطعہ جہاں ایمان تہذیب بالخصوص و اکرین حضرات بلکہ تحفہ ہے۔ ہر صفحہ گلدستہ نور علی نور ہے جس کو قید شاہ صاحب نے بڑی محنت و مشقت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ شروع کلام توحید بار الہ اس کے بعد نواف و دوسو سورہ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر قرین جناب سے شروع کیا ہے۔ خطے کہ جناب آغا الزمان علیہ السلام سے چارہ مصلحت کی شان میں چیدہ چیدہ مناقب فقیدہ نظمیں۔ سلام با مبایات مختلف خزار کلام کے درجہ کئے ہیں۔ جن کو بڑی محنت اور زور کثیر فرج کر کے ناظرین کی خدمت پیش کیا گیا ہے۔ فوراً طلب فرما کر ملاحظہ فرمادیں۔ حجم و صفحہ سے زائد پائیز ۲۲۹-۲۳۰ قیمت پندرہ روپے وصول کیا گیا۔

نثران اور حسین علیہ السلام
مصنفہ شاعر مشہور و معروف، فروعی زبان
حسان البہد قندرا حکام عالی جناب جویدری
پورام کوثری مرحوم جید با و دکن اس کتاب میں قرآن شریف اور سید الشہداء اہل بیت
علیہم السلام کے مناقب و شمائل اور مناقب و عباد کا تذکرہ ہے۔ جو بالکل نیا معنون
ہے۔ جسکو آج تک کسی شاعر نے رشہ نظم میں منسلک نہیں کیا۔ آخر میں نظمیں بہت دور و انگیز
رفت انگیز مرثیہ کے طور پر سبط لکھائی و البیت بتول کی شان میں بدیع ناظرین کی نگاہ میں۔
فرض کہ یہ کتب متبرک اور مقدس چیز ہے۔ قیمت صرف ۵ روپے



